

حرب



نجر مودی

پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں۔

www.pakistanipoint.com

حرب

نجرہ سودی



مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں۔

www.pakistanipoint.com

مربہ

کتابی شکل: پاکستانی پوائنٹ کمپوزنگ ٹیم



پاکستانی پوائنٹ کوئی تجارتی ویب سائٹ نہیں ہے یہاں پر موجود ناولز بالکل مفت ہیں۔ اس مشن کا مقصد صرف اردو ادب کی خدمت کرنا ہے تاکہ جو لوگ وطن سے دور ہیں اور اردو کتب حاصل نہیں کر سکتے، وہ یہاں سے ڈاؤنلوڈ کر لیں۔ اگر آپ اردو لکھنا جانتے ہیں تو آپ بھی روز کا ایک صفحہ کمپوز کر کے اس مشن کا حصہ بن سکتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے، سپر موڈز: صبا گل، تنلی، ٹیم لیڈر: ایم وائے صائم، میمنجنت: حبیب یار قار سے رابطہ کریں، شکریہ



وہ بڑے محویت کے عالم میں نیچے دیکھ رہی تھی کہ اسے کسی گڑبڑ کا اندازہ ہوا۔ لوسی کسی بات پر برہم تھی جبکہ جی اسے منانے کی کوشش کر رہا تھا، اس سے التجا کر رہا تھا مگر لوسی اس کی بات سننے کو تیار نہیں تھی۔ لوسی کہہ رہی تھی ”جی۔۔۔! میں جانتی ہوں تم می کے ڈر سے اندر نہیں آرہے ہو۔ تمہیں ڈر ہے کہ می خفا ہوں گی مگر می کو یہ بات آج نہیں توکل ضرور معلوم ہو جائے گی۔ اس وقت بھی تو انہیں افسوس ہوگا۔“

"دیکھو لو سی! میری بات سمجھنے کی کوشش کرو۔" جمی کہہ رہا تھا "اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ یہ ڈیڈی کی خواہش ہے اور ان کے سامنے۔۔۔"

"جی! جب میں نے تم سے دوستی کی تھی اور شادی کا فیصلہ کیا تھا تو میرا خیال تھا کہ میں نے ایک صحیح لائف پارٹنر کا فیصلہ کیا تھا تو میرا خیال تھا کہ میں نے ایک صحیح لائف پارٹنر کا انتخاب کیا ہے۔" لوسی نے غصے سے کہا "میں تمہاری رفاقت میں خود کو محفوظ سمجھ رہی تھی مگر اب پتا چلا ہے کہ تم اب بھی اپنے ممی ڈیڈی کی گود میں سوتے اور دودھ کی بوتل پیتے ہو۔ مجھے اتنے کمزور شوہر کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جاؤ چلے جاؤ۔۔۔ شب بخیر!"

یہ کہہ کر لوسی نے دروازے کے لاک میں چابی لگائی تو جی نے اسے پیچھے سے پکڑ لیا اور اسے منانے کی کوشش کرنے لگا لیکن لوسی پر تو غصہ سوار تھا اس نے جی کو زور سے دھکا دیا اور دروازہ کھول کر اندر آگئی۔ اس نے فوراً دروازہ بند کر لیا۔

”لو سوسی! دروازہ کھولو۔۔۔ خدا کے لئے میری بات سمجھنے کی کوشش کرو“ جمعی باہر سے کہہ رہا تھا۔ ”تمہیں میری محبت کو اس طرح قتل نہیں کرنا چاہیے۔“

لوسی نے اندر سے کیا جواب دیا، وہ کلارا نہیں بن سکی مگر یہ سب دیکھ کر اور سن کر وہ گویا پتھر کی ہو گئی۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ ان دونوں کا جھگڑا کس بات پر ہوا ہے۔ اس نے کھڑکی سے باہر دیکھا۔ جی تھوڑی دیر کھڑا حسرت سے بند دروازے کی طرف دیکھتا رہا۔ پھر اپنی گاڑی میں بیٹھا اور واپس چلا گیا۔ کلارا دبے قدموں اپنے بیڈروم سے باہر نکلی اور اس نے آواز دی ”لوسی۔۔۔! تم آگئیں؟“

لوسی نے زبان سے کوئی ضواب نہیں دیا مگر اس کے قدموں کی آواز نے کلارا کو جواب دے دیا تھا۔ لوسی سیدھی کچن میں گئی۔ اس نے ریفریجریٹر کا دروازہ کھول کر اس میں دودھ کا بھرا ہوا جگ باہر نکال کر میز پر رکھ دیا اور ایک گلاس لے کر میز پر آگئی۔



"تمہارے ڈیڈی کا بھی یہی حال تھا" کلارا نے مسکراتے ہوئے بیٹی سے کہا "جب انہیں غصہ آتا تو ان بھوک بڑھ جاتی تھی۔ یہی تم کر رہی ہو۔"

لوسی نے کوئی جواب نہیں دیا بلکہ جگ میں سے اپنے سامنے رکھے ہوئے گلاس میں دودھ انڈیلا اور خاموشی سے پینے لگی۔ دو تین گھونٹ لینے کے بعد اس نے اپنی ممی کی طرف دیکھا اور بولی "میرا خیال ہے کہ آپ نے میری اور جی کی باتیں سن لی ہوں گی؟"

"میں تو سو رہی تھی کہ تم دونوں کے زور زور سے بولنے کی وجہ سے میری آنکھ کھل گئی، میرے پلے چند الفاظ ہی پڑے تھے میں پوری بات نہیں سمجھ پائی ہوں آخر بات کیا ہے مائی ڈیر؟" کلارا نے انجان بنتے ہوئے کہا

"میں اس بارے میں کوئی بات نہیں کروں گی۔" لوسی نے منہ پھلاتے ہوئے جواب دیا۔



"نہیں۔۔۔ مگر وہ۔۔۔ دراصل آج جج کیمبرلے نے مجھ سے بات کی تھی۔" لوسی نے رک رک کر کہا۔

"کیسی بات؟ جلدی بتاؤ"۔ کلارا بے قراری سے بولی۔

"انہوں نے مجھے بتایا کہ جب تک جمی اپنے پیروں پر کھڑا نہیں ہو جاتا اور خود کمانے کے قابل نہیں ہو جاتا اس وقت تک ہماری شادی نہیں ہو سکتی۔" لوسی نے کہا۔ "ان کا کہنا ہے کہ جمی کو اپنے پیروں پر مضبوطی سے کھڑے ہونے میں چار یا پنج سال لگ سکتے ہیں۔"

"چار۔۔۔ پانچ۔۔۔ سال؟" کلارا نے حیرت سے کہا۔

"اس سے زیادہ وقت بھی لگ سکتا ہے۔" لوسی نے کہا "جج کیمر لے نے مجھ سے کہا کہ اس وقت تک مجھے انتظار کرنا ہوگا۔"

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں۔

www.pakistanipoint.com

"اوہ۔۔۔ تو جج کیسبر لے چاہتا ہے کہ میں اس انتظار میں بوڑھی ہو جاؤں اور ایک روز تمہاری شادی کا ارمان لیے دنیا سے چلی جاؤں۔" کلارا نے تلخ لہجے میں کہا۔

"مُمی۔۔۔!:" لوسی نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ اس کی آواز سے لگ رہا تھا کہ وہ رونے والی ہے۔

"میری بچی! پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔" کلارا نے کہا "ابھی تمہاری مُمی زندہ ہے۔"

یہ سننے ہی لوسی اٹھی اور اپنی مُمی سے لپٹ کر رونے لگی۔ کلارا اسے تھپکنے لگی۔

"دیکھو بیٹا! جی تم سے محبت کرتا ہے۔ وہ تمہارا دیوانہ ہے۔ تمہارے لیے یہ بڑا کارآمد نکتہ ہے۔" کلارا نے کہا "تمہاری شادی اسی سے ہوگی۔۔۔ اور ضرور ہوگی۔"



”مئی! جی کیمبرلے نے ایک منصوبے کے تحت یہ بات کی ہے۔“ لوسی بولی ”جب ہماری شادی میں دیر لگے گی تو آہستہ آہستہ ہم ایک دوسرے سے بیزار ہوتے چلے جائیں گے اور آخر کار ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے۔ یہی جج کیمبرلے کا مقصد ہے۔“

”ایسا نہیں ہوگا۔“ کلارا نے ایک عزم کے ساتھ کہا۔

”ایسا ہی ہوگا۔ اس کی بنیاد رکھ دی گئی ہے“ لوسی نے بے بسی سے کہا ”اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ جی میں اتنی ہمت نہیں کہ وہ اپنے ڈیڑی کے سامنے بول سکے۔“

”تم بے فکر ہو جاؤ۔ اپنے کمرے میں جاؤ اور اطمینان سے سو جاؤ۔“ کلارا نے لوسی کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

”مگر اب ہو گا کیا؟“ لوسی نے پوچھا۔

"میں اس بوڑھے بکرے کو تنگی کا ناچ نچا دوں گی۔" کلارا نے کہا "اس کے ساتھ وہ کھیل، کھیلوں گی کہ زندگی بھر یاد رکھے گا۔"

"مُمی! وہ ایک جج ہے۔ بہت ذہین اور ہوشیار!" لوسی نے کہا۔

"جب تم اپنی مُمی کو ایک جج سے ٹکرا لیتے دیکھو گی تو حیران رہ جاؤ گی۔" کلارا نے بڑے اعتماد سے کہا۔

لوسی غور سے اپنی مُمی کو دیکھتی رہی۔ پھر اپنے کمرے میں چلی گئی۔ کلارا نے سرد آہ بھری اور اپنے بیڈ روم کی طرف چل دی مگر وہ کچھ تھکی تھکی سی الگ رہی تھی۔

——*

صبح کلارا کی آنکھ کھلی تو وہ سیدھی کچن میں پہنچی کچن میں لوسی تو نہیں تھی مگر اسٹیل کی کیتلی رکھی تھی جس میں سے گرم بھاپ نکل رہی تھی۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ لوسی بیدار

ہو کر کافی تیار کر چکی تھی۔ کلار نے ایک پیالی میں کافی انڈلی اور اس چسکیاں لیتی ہوئی لوسی کے بیڈ روم میں پہنچی مگر یہ دیکھ کر وہ حیران رہ گئی کہ لوسی اپنے کمرے میں نہیں تھی۔

کلار نے لوسی کی الماری دیکھی۔ اس کی درازیں چپک کیس جہاں سے اسے جچی اور لوسی کی تصویر بھی ملی۔ اس تصویر میں وہ دونوں ایک دوسرے کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے مسکرا رہے تھے۔ اس دراز میں سے کلار کو ایک اخباری تراشہ بھی ملا جس میں جج کیمبرلے کی ریٹائرمنٹ کی خبر تھی۔ خبر محسوس ہو رہی تھی۔ چہرے پر نخوت تھی۔ وہ کسی بھی طرح انصاف پسند نہیں لگ رہا تھا۔ کلارا حیران تھی کہ ایسا شخص اتنے طویل عرصے تک جج کے منصب پر کیسے فائز رہا ہے!

"بے وقوف جج۔۔! تجھ سے تو میں نمٹوں گی۔" کلارا نے زیر لب کہا "تو نے جس طرح دو دلوں کو ایک دوسرے سے جدا کرنے کی کوشش ہے، اس کی تجھے سزا ضرور ملے گی۔"

اس نے اخباری تراشہ واپس دراز میں رکھا اور ٹیلی فون کی ڈائریکٹری میں جج کیمبرلے کا فون نمبر تلاش کرنے لگی۔ نمبر مل گیا تو اس نے ٹیلی فون کا ریسیور اٹھایا اور جج کا نمبر ڈائل کرنے



لگی۔ دوسری طرف سے کسی نے ”ہیلو“ کہا تو کلارا مانو تھ پیس میں بولی ”کیا میں جج کیمبرلے سے بات کر سکتی ہوں؟“

* — *

کلارا نے اس سہ پہر کے لیے جس لباس کا انتخاب کیا وہ سرخ تو نہیں تھا مگر اس پر سرخ پھولوں کا پرنٹ تھا جو اس وقت ہلکا پڑ چکا تھا۔ یہ لباس پہن کر اس نے سر پر بھی سرخ پھولوں کے پرنٹ والا ہیٹ پہن لیا۔ اس کے چہرے پر جو میک اپ تھا اس نے کلارا کو تیس سال کی حسینہ بنا دیا تھا۔ وہ بن ٹھن کر گویا بجلیاں گراتی جج کیمرے کے گھر پہنچی اور کال بیل کا بٹن دبا یا۔ ایک ملازمہ نے دروازہ کھولا جو صورت سے ساری دنیا سے بیزار لگ رہی تھی۔

"مجھے جج کیمر لے سے ملنا ہے۔ انہوں نے مجھے بلایا تھا میں نے فون پر جج سے بات کی تھی۔"

کلارا نے کسی فلمی ہیروئن کے سے انداز میں کہا۔



جواب میں ملازمہ نے سر ہلایا اور اپنے ساتھ اندر لے گئی۔ شاید اسے جج نے بتا دیا تھا کہ اس کی کوئی مہمان آنے والی ہے۔ جج کیمبرلے نے اپنی اسٹڈی میں کلارا کا استقبال کیا۔ وہ آتش دان کے سامنے کرسی پر بیٹھا تھا۔ آتش دان میں آگ روشن نہیں تھی۔

"آؤ مسز میک!" جج نے اپنے لہجے کو خوشگوار بناتے ہوئے کہا "مجھے خوشی ہے کہ تم نے مجھے فون کیا اور ملنے بھی آئیں۔ میں تمہارا شکر گزار ہوں۔"

"ہاں۔۔۔ پرانے دوستوں سے مل کر جو خوشی ہوتی ہے اس کا کوئی بدل نہیں ہے۔" کلارا نے اعتماد سے کہا۔

"کیا پیو گی؟ چائے یا کافی؟" جج نے خلیق لہجے میں کہا "میں معذرت خواہ ہوں کہ اس وقت میری مسز گھر پر نہیں ہیں۔ وہ بے حد مصروف رہتی ہیں، سماجی خدمات کی شوقین ہیں۔"

"اوہ۔۔۔ یہ تو بہت اچھا ہوا کہ تمہاری مسز گھر پر نہیں ہیں۔" کلارا نے ایک ادا سے کہا "میں چاہتی تھی کہ تم سے اکیلے میں ملوں اور گئے وقتوں کی یادیں تازہ کروں۔" وہ دیکھ رہی تھی یہ یہ سنتے ہی جج کے رخساروں پر سرخی دوڑ گئی تھی اور وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگا تھا۔ پھر اس

نے سر جھکا کر دو پیالیوں میں کافی انڈیلنی شروع کر دی جو ملازمہ نے ابھی ابھی لا کر رکھی تھی۔

کافی کی پیالی اٹھا کر جج کیمبرلے نے کلارا کے طرف بڑھائی جو کلارا نے مسکراتے ہوئے قبول کر لی۔ پھر جج نے سنجیدگی سے کہا ”میرا خیال ہے تم جی اور لوسی کے بارے میں بات کرنے آئی ہو؟“

”نہیں۔۔۔“ کلارا نے پُر اسرار انداز سے مسکراتے ہوئے جج کی آنکھوں میں جھانکا ”میں ان کے بارے میں تم سے کوئی بات کرنے نہیں آئی ہوں۔“

"اچھا؟ تو پھر۔۔۔؟" حج کیمرے کی آنکھوں میں الجھن تھی۔

”میں جانتی ہوں کہ تم اس نوجوان جوڑے کو خواہ مخواہ کی سزا دینے کا فیصلہ کیا ہے۔“ کلارا نے کہا ”تمہارا کام ہی لوگوں کو سزا دینا ہے۔“

”میں سمجھا نہیں۔۔۔“ حج نے کچھ کہنا چاہا تو کلارا نے اس کی بات کاٹ دی اور بولی ”تم ان دونوں کی شادی صرف اس لیے نہیں ہونے دے رہے ہو کہ کہیں کسی دن انہیں یہ پتہ نہ چلا جائے کہ۔۔۔“

"کیا پتانہ چل جائے؟" حج نے جلدی سے سوال کیا۔

"تمہارے اور میرے بارے میں۔۔۔" کلارا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

یہ سنتے ہی جج کیمرے کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ اس نے کافی کی پیالی میز پر رکھ دی اور کلارا کی طرف دیکھتے ہوئے بولا ”میں اب بھی نہیں کچھ سمجھا مسز میک!“ وہ پریشان ہو رہا تھا۔

"کیمبرلے! تمہیں تو یاد بھی نہیں ہو گا کہ کبھی تمہارے اور میرے درمیان محبت کا رشتہ استوار ہوا تھا۔" کلارا نے شوخی سے کہا "ویسے میں بھولنے والی چیز نہیں ہوں۔ میرا دعویٰ ہے کہ تمہیں سب کچھ یاد ہے مگر تم جان بوجھ کر انجان بن رہے ہو۔"



"مجھے کچھ یاد نہیں۔۔۔ یقین کرو۔۔۔" جج نے بے چارگی سے کہا۔

"میرا خیال ہے اس لباس اور حیلے میں تم مجھے پہچان نہیں پارہے ہو۔" کلارا الہرا کر بولی "وہ بھی کیا زمانہ تھا۔۔۔ میں اس سے قطعی مختلف نہیں، جیسی آج نظر آرہی ہوں۔ کاش۔۔۔ میں تمہیں اس زمانے کی اپنی کوئی تصویر دکھاپاتی، تمہیں تو وہ آگ بھی یاد نہیں ہوگی جو میرے اپارٹمنٹ میں لگی تھی۔۔۔ مگر اس وقت تک ہمارے راستے جدا ہو چکے تھے۔ مجھے غور سے دیکھو۔۔۔ میری عمر ضرور زیادہ ہو گئی ہے مگر شکل صورت ابھی تک وہی ہے۔۔۔ کوشش کرو۔۔۔ شاید تمہیں کچھ یاد آجائے۔"

جج کیمبرلے کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ وہ گہرے گہرے سانس لے رہا تھا۔ اس نے کئی مرتبہ کلارا کی طرف غور سے دیکھا مگر اس کے ہونٹ کپکپا کر رہ گئے۔ وہ کچھ نہیں کہہ سکا تھوڑی دیر بعد اس نے کہا "مسز میک! تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ میرا اور تمہارا کبھی کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رہا۔۔۔ میں نے تمہیں پہلے کبھی نہیں دیکھا۔"

"کیمرے! کوشش کرو۔" کلارار نے کہا "تمہیں شکاگو تو یاد ہو گا۔ وہ جھیل کا کنارہ اور اس کے اوپر روشن چاند۔۔۔ اس وقت تم بالکل جوان تھے۔۔۔ لڑکیاں تمہاری دیوانی تھیں۔۔۔ تم مینڈولن بہت اچھا بجاتے تھے۔"

"شکاگو؟" جج نے چونک کر کہا "مگر وہاں تو میں برسوں۔۔۔ بلکہ بیس یا تیس سال پہلے ہوتا تھا۔ اس بات کو طویل عرصہ گزر چکا ہے۔ میں اس زمانے کی ہر بات بھول چکا ہوں۔"

"تم بھول چکے ہو مگر مجھے سب یاد ہے" کلارار نے رومانی انداز میں کہا "مجھے اس زمانے کا ایک ایک دن اور ہر دن کا ہر لمحہ یاد ہے۔۔۔ مجھے اس کی راتوں کا ایک ایک پل آج بھی یاد ہے۔ کیا ان دنوں کو بھلایا جاسکتا ہے؟"

"کیا۔۔۔ تم۔۔۔ للی ہو؟" جج نے الجھن زدہ لہجے میں پوچھا "کلارار نے کہا "مجھے غور سے دیکھو۔ میں ہی للی ہوں۔ میں نے تمہیں اپنا نام للی بتایا تھا جبکہ میرا اصل نام کلارار تھا۔ مگر میں نے تم سے اپنا اصل نام چھپایا تھا۔۔۔ مجھے ڈر تھا کہ کہیں بدن نام نہ ہو جائوں۔"

"لی۔۔۔! یہ تم ہو؟ اوہ میرے خدا!" جج کیمبرلے نے کلارا کی طرف آنکھیں پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا "مگر مجھے یقین نہیں آرہا۔"

"یہ سچ ہے۔" کلارا نے شیریں آواز میں کہا۔ یکا یک اس کی آواز میں اداسی آگئی۔ "بہر حال میری زندگی اچھی نہیں گزری۔ میرا شوہر میک کوئی اچھا شوہر ثابت نہیں ہوا۔ اسے عورت کے ساتھ رہنے کا سلیقہ نہیں آتا تھا۔ کاش۔۔۔ میری تم سے شادی ہوئی ہوتی تو میری زندگی بھی سنور جاتی۔ لیکن تمہیں تو اعلیٰ خاندان کی دولت مند لڑکی کی تلاش تھی جبکہ میں ایک معمولی خاندان کی غریب لڑکی تھی۔ تمہارا اور میرا کوئی جوڑ نہیں تھا۔"

"اوہ! یہ تم کس قسم کی باتیں کرنے لگیں؟" جج کیمبرلے نے اٹھتے ہوئے کہا۔ "اس واقعے کو تیس برس گزر چکے ہیں۔ اب ان باتوں کو یاد کرنے کا کیا فائدہ؟"

"میں تو بس ایسے ہی چلی آئی تھی۔" کلارا نے جج سے کہا "سوچا تھا کہ تمہارے اور تمہاری بیوی کے ساتھ بیٹھ کر ان یادوں کو پھر سے تازہ کروں گی۔ تمہاری مسز کو بتائوں گی کہ تم نے مجھ سے کیسے خون کن وعدے کئے تھے۔"

"میری بیوی کا اس معاملے سے کیا تعلق؟" حج نے تیزی سے کہا۔

"میں جانتی ہوں کہ اس کا معاملہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔" کلارا نے مسکراتے ہوئے کہا "مگر اسے اس کہانی میں ضرور دل چسپی ہوگی۔۔ ممکن ہے وہ یہ قصہ سن کر خوب ہنستے۔۔"

"میں تمہیں ایسا نہیں کرنے دوں گا۔" کیمبرلے نے غصے سے کہا "اس طرح تو میری بیوی آپ سیٹ ہو جائے گی۔۔۔ اور یہ کہانی ہی فضول ہے۔۔۔ اس کا مجھ سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔۔۔ میں تمہیں ایسا کچھ نہیں کرنے دوں گا۔"

"واقعی۔۔ کیا تم ایسا کرو گے؟" کلارا نے کہا۔

”ہاں!“ حج نے کہا۔ وہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔ ”للی! خدا کے واسطے ایسا کچھ مت کرنا ورنہ میری بیوی مر جائے گی۔ وہ پہلے ہی دل کی مریضہ ہے۔“



"وہ ایسے مرنے والی نہیں ہے"۔ کلارا نے کہا "وہ سماجی فلاح و بہبود کے کام کرتی ہے۔ ہٹی کٹی اور چاق و چوبند ہے۔ کیوں نہ میں بھی اس کی خدمات حاصل کر لوں؟ ممکن ہے میرا بھی بھلا ہو جائے"۔

"کیا تمہیں رقم چاہیے؟" جج نے سپاٹ لہجے میں کہا "بولو کتنی رقم چاہیے تمہیں؟ رقم لو، اپنا منہ بند کر کے یہاں سے روانہ ہو جاؤ"۔

"مجھے تمہاری دولت کی ضرورت نہیں ہے۔" کلارا نے تیزی سے کہا "میری آنجہانی شوہر نے میرے لیے اتنا کچھ چھوڑا ہے کہ میں آرام سے زندگی گزار سکتی ہوں۔۔۔ بس اتنا کر دو کہ اپنے بیٹے جی سے میری بیٹی لوسی سے شادی کرنے کی اجازت دے دو"۔

"اوہ! تو یہ بات ہے" جج کیمبرلے نے زہریلے لہجے میں کہا "تم مجھے بلیک میل کرنے آئی ہو"۔

”مجھے معلوم تھا کہ تم یہی کہو گے۔“ کلار نے کہا ”اگر ایک نوجوان لڑکا اور لڑکی اپنی مرضی سے شادی کرنا چاہتے ہیں اور اس میں اس کی حمایت کرتی ہوں تو یہ بلیک میلنگ نہیں ہے۔“

”میں جی کو لوسی سے شادی کرنے سے نہیں روک رہا۔“ جج کیمبرلے نے کہا ”میں نے تو صرف انتظار کرنے کے لیے کہا تھا۔۔۔ وہ بھی محض مشورہ دیتا تھا۔ میں چاہتا تھا کہ جی اپنے پیروں پر کھڑا ہو جائے۔ اس سے لوسی کا ہی فائدہ ہوتا۔ اس کا شوہر مالی طور پر زیادہ مضبوط ہو جاتا۔“

"جج کیمر لے! میں نے اس طرح کے بہت سے کیسز دیکھے ہیں۔" کلار نے کہا "اس طرح کے معاملات میں جتنی دیر لگتی ہے اتنے ہی معاملات بگڑتے چلے جاتے ہیں۔ اور ایک وقت وہ آتا ہے جب لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے کی صورت سے بھی بیزار ہو جاتے ہیں۔"

"مگر میں نے سوچا تھا کہ جمی کو۔۔۔" جج کیمبرلے نے کہا تو کلارا نے اس کی بات کاٹ دی اور ربولی۔ "میں جانتی ہوں تم نے کیا سوچا تھا۔۔۔ تم نے سوچا تھا کہ جمی کو یورپ بھیج دو گے



جہاں وہ چند سال میں لوسی کی صورت بھی بھول جائے گا اور تم وہیں کسی دولت مند لڑکی سے اس کی شادی کرادو گے۔۔۔ ہے نا؟ ”کلارا کی آواز میں تلخی تھی۔

جج کیمبرلے بے بسی کے عالم میں کلارا کو دیکھتا رہا اور دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے کہا ”تم اچھا نہیں کر رہی ہو لی!“

”کیمبرلے! میں کوئی غلط کام نہیں کر رہی بلکہ تمہیں ایک اچھا، مفید اور معقول مشورہ دے رہی ہوں ”کلارا نے کہا تو جج محض سر ہلا کر رہ گیا۔

”ٹھیک ہے۔۔ مجھے اس معاملے پر غور کرنے کے لیے کچھ مہلت دو۔“ جج نے کہا تو کلارا نے آمادگی سے سر ہلا دیا۔

* - * - *

شادی کے لیے جولائی کا مہینہ مقرر ہوا۔ لوسی جون میں شادی کرنا چاہتی تھی مگر چونکہ کافی کام کرنے تھے۔ عرسی لباس تیار کرانا تھا اور دوسرے بہت سے کام تھے اس لیے جولائی کا مہینہ طے ہوا۔ کلارا بے حد مصروف تھی۔ بیٹی کی شادی کی تیاریوں نے اسے تھکا دیا تھا مگر اسے یہ تھکن خوشگوار لگ رہی تھی۔ ان مصروف دنوں میں وہ صرف دو مرتبہ جج کیمبرلے سے ملی تھی۔ اس دوران وہ جج کے ساتھ بڑے مہذب اور باوقار طریقے سے پیش آئی۔ کیمبرلے اس بدلی ہوئی لیلی کو دیکھ کر حیران تھا۔ وہ واقعی دلہن کی ماں لگ رہی تھی۔ اس میں جج کو نہ تو کوئی گھٹیا پن نظر آیا اور نہ جج نے اس کے منہ سے کوئی ناشائستہ بات سنی۔

ایک ملاقات میں تونج کیمبر لے کی بیوی بھی موجود تھی۔ کلارا اس سے دوستانہ اور خوشگوار انداز میں ملی تھی۔ مسز کیمبر لے بھی اس کے ساتھ عزت سے پیش آئی تھی۔ شادی سے ایک روز پہلے کلارا کی کیمبر لے سے دوسری ملاقات ہوئی۔ اس ملاقات میں وہ دونوں اکیلے تھے۔

"مسز میک!" کیمبرلے نے کلا را سے کہا "اب مجھے اپنے اگلے منصوبے کے بارے میں بتاؤ۔"



"کیمبر لے! تم بالکل فکر نہ کرو۔" کلارا نے جج سے کہا "میں تمہاری بات کا مطلب خوب سمجھ رہی ہوں۔"

"تمہاری بیوی کو تمہارے اور میرے تعلقات کے بارے میں کبھی کچھ پتا نہیں چلے گا۔ یہ میرا وعدہ ہے۔" کلارا نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

”میرا مطلب یہ نہیں تھا۔“ جج نے سرد آہ بھرتے ہوئے کہا ”میں اتنا سنگ دل بھی نہیں۔۔۔ گوشت پوست کا انسان ہوں۔“

"میں جانتی ہوں۔۔۔ خوب جانتی ہوں۔" کلارا نے کہا۔ ک

”اگر تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہو۔۔۔ میرا مطلب ہے، رقم وغیرہ کی۔۔۔ تو بلا تکلف مجھے بتا دینا۔“ کیمرہ لے نے کہا۔



"کیمبرلے! میں نے تم سے کہا تھا کہ میرے پاس زندگی بسر کرنے کے لئے سب کچھ ہے۔ صرف لوسی کا بوجھ تھا۔ یہ اتر گیا تو میں گزارا کر لوں گی۔" کلارا نے قدرے افسردگی سے کہا۔ "وہاں میں نے ایک چھوٹے سے مکان کا سودا کر لیا ہے۔"

"اچھا۔۔!" کیمبرلے نے کہا۔ کلارا نے محسوس کر لیا تھا کہ جج کی آواز میں سکون تھا جیسے اسے کسی بہت بڑے بوجھ سے نجات مل گئی ہو "شکریہ ملی!"

* — *

شام کو جب کلارا اپنے گھر پہنچی تو اسے لوسی نہ کچن میں نظر آئی اور نہ ہی ڈرائنگ روم میں۔ اس کے بیڈ روم کا دروازہ بھی بند تھا۔ وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی جہاں لوسی اپنے بستر پر بیٹھی دیوار پر لگی پینٹنگ کی طرف دیکھے رہی تھی۔

”کیا بات ہے بیٹا؟“ کلارا نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ پھرتے ہوئے سوال کیا ”تمہارے چہرے پر اس قدر اداسی کیوں ہے؟“



"کچھ نہیں ممی۔۔۔!" "لو سی نے بیزاری سے کہا۔

”مگر تمہاری ممی کی نظروں سے کچھ پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔“ کلارا نے تشویش سے کہا ”مجھے نہیں بتاؤ گی؟“

لوہی نے اس کی طرف دیکھا تو کلارا کو اس کی آنکھوں میں تیری نمی نظر آگئی۔

"کیا بات ہے میری جان؟" گلزار نے بے قراری سے کہا۔

"مُمی! آج آپ ج کیمبر لے کے گھر گئی تھیں؟" لوسی نے بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا تو کلارا نے اقراری میں سر ہلا دیا۔

"جس وقت آپ جی کے ڈیڈی سے باتیں کر رہی تھیں تو اتفاق سے میں برابر والے کمرے میں تھی۔" الوسی نے کہا "میں نے ساری بات سن لی تھی۔"

"اوہ۔۔ تو تمہیں یہ بات معلوم ہو گئی کہ کسی زمانے میں، میں اور جج کیمبرلے۔۔" کہتے کہتے کلارارک گئی۔ پھر اس نے زوردار قہقہہ لگایا۔ لوسی حیرت سے اپنی می کودیکھ رہی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ یہ بات سن کر اس کی ماں پاگل ہو جائے گی اور اپنی صفائی پیش کرنے لگے گی مگر وہ تو مسلسل ہنس رہی تھی جیسے لوسی نے کوئی لطیفہ سنا دیا ہو۔

”بے وقوف لڑکی! اپنی مُمی پر شک کرتی ہے۔“ کلارا نے اپنی ہنسی روک کر کہا ”کیا تیری مُمی ایسی گئی گزری ہے کہ وہ۔۔۔“

”تو وہ سب کیا تھا جو آپ نے جج سے کہا تھا؟“ لوسی نے بھولپن سے پوچھا ”اور وہ ملی کون ہے؟“

”میں نے اس حج کو بے وقوف بنا دیا جو اپنے آپ کو دنیا کا سب سے عقل مند انسان سمجھتا ہے۔“ کلارا نے ہنستے ہوئے کہا ”اس کا خیال تھا کہ انصاف کی کرسی پر بیٹھ کر وہ ہر ایک پر



مرضی مسلط کرے گا مگر میں نے اس کا غرور توڑ دیا ہے۔ اسے بتا دیا کہ وہ ایک بے وقوف انسان ہے۔۔۔ اور یہ کہ وہ دو محبت کرنے والوں کو ملنے سے نہیں روک سکتا۔

"مئی۔۔۔! مجھے وپری بات بتائیں"۔ لوسی نے ضد کی۔

"میرا نام کلارا ہے۔۔۔ للی نہیں"۔ کلارا نے کہا "یہی سچ ہے۔۔۔ میں نے جج کیمبرلے کو نہ پہلے کبھی دیکھا تھا اور نہ جب میں اس کے گھر گئی تھی اور اس کے ساتھ للی والا ڈراما کیا تھا۔ میں نے اسے خوب اُلو بنایا اور اتنا نفسیاتی دباؤ ڈالا کہ وہ اپنے منہ سے یہ قبول کر بیٹھا کہ اس نے کسی زمانے میں للی نامی لڑکی سے دوستی کی تھی۔ للی کا نام مجھے پہلے معلوم نہیں تھا۔ میں جانتی تھی کہ ہر مرد کی زندگی میں کوئی نہ کوئی عورت ضرور ہوتی ہے۔۔۔ کیمبرلے کی زندگی میں بھی ہوگی جس کا اس نے اعتراف کر لیا اور میں اسے یقین دلانے میں کامیاب ہو گئی کہ میں ہی اس کی سابقہ محبوبہ للی ہوں۔ اب یہ آنسو پونچھ ڈالو اور اس عروسی لباس کو پہن کر دیکھو۔ اس کی فٹنگ تو صحیح ہے ناں؟"

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں۔

www.pakistanipoint.com

